ہفتہ 16- ستمبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر206 | ہفتہ 19 ربیع الثانی -1416ھ' 16 تبوک 1374ہش' 16 ستمبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ نفع رساں وجود کی عمر دراز کرتا ہے

جب اللہ تعالیٰ کسی دل کو ایسا پاتا ہے کہ اس نے مخلوق کی نفع رسانی کا ارادہ کرلیا ہے تو وہ اسے توفیق دیتا اور اس کی عمر دراز کرتا ہے جس قدر انسان اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت سے پیش آتا ہے اسی قدر اس کی عمر دراز ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوتا اور اس کی زندگی کی قدر کرتا ہے لیکن جس قدر وہ خدا تعالیٰ سے لاپرواہ اور لاابالی ہوتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی پروانہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اس وقت جو تم بیعت کرتے ہو یہ بیعت توبہ ہے۔ اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ جو کوئی توبہ کرے گا اس کے گناہ بخش دوں گا۔ گناہ کے یہ معنے ہیں کہ انسان دیدہ دانستہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے اور ان احکام کے برخلاف کرے جن کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے اور ان باتوں کو کرے جن کے کرنے سے منع فرمایا ہے۔ گناہ ایسی چیز ہے کہ جس کا نتیجہ اس دنیا میں بھی بدملتا ہے اور آخرت میں بھی۔

جب انسان توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو فراموش کردیتا ہے اور تائب کو بے گناہ سمجھتا ہے مگر شرط یہ ہے کہ تائب اپنی توبہ پر قائم رہے۔ بہت لوگ ایسے ہیں کہ توبہ کرکے بھول جاتے ہیں۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 230)

ہر بات میں خشیت اور رضاء الٰہی مدنظر ہونی چاہئے

(حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب۔ امام جماعت احمدیہ الاول)

مولا کریم۔ رحمان و رحیم مولا۔ ان آیات میں انسان کو ان راہوں کی طرف رہنمائی کرتا ہے جو اس کو ہر ایک قسم کے سکھوں کی طرف لے جاتے ہیں اور اپنے ہم چشموں اور ہم عصروں میں معزز و موقر بنادیتے ہیں۔

انسان فطرتی طور پر چاہتا ہے کہ ہر ایک قسم کے سکھوں اور آراموں اور بھلی باتوں کو حاصل کرے اور پھر ان سب سے بڑھ کر رہنا چاہتا ہے۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ اس کے متعلقین خوش و خورسند ہیں۔ اور لوگوں کو بھلائی کی طرف متوجہ پاتا ہے اس کے دل میں یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ فلاں بھلائی میں سعادت مند قدم رکھا ہے اور فلاں شخص نے یہی رکھا ہے۔ پس میں سب سے بڑھ کر سبقت لے جاؤں۔ غرض عام طور پر انسان فطرتاً ایک کمپی ٹیشن میں لگا رہتا ہے۔ اور ساتھ والوں سے سربر آوردہ ہونے کا آرزومند ہوتا ہے۔ بچے چاہتے ہیں کہ کھیل میں دوسری پارٹی سے بڑھ کر رہیں اور جیت جاویں۔ عورتیں کھانے۔ پہننے۔ لباس و زیورات میں چاہتی ہیں کہ اپنی ہم نشینوں سے بڑھ کر رہیں۔ پس یہ خواہش اور آرزو جو فطرتی طور پر انسان کے دل میں پائی جاتی ہے اس کے پورا کرنے کی اسباب اور وسائل کلام الٰہی میں اس مقام پر رحیم کریم مولا بیان فرماتا ہے اور وہ چند ایک اصول پر مشتمل ہے۔

انسان غور کرے کہ اس کے دل میں اپنے سے بڑے کا ڈر ہوتا ہے۔ ادنیٰ ادنیٰ کام کرنے والے لوگ نمبردار کا۔ اور نمبردار تحصیلدار کا اور تحصیلدار حکام بالادست کا ڈر رکھتے ہیں۔ ماتحت اگر افسروں کا ڈر دل میں نہ رکھیں تو وہ اپنے فرض منصبی کو اس خوبی اور صفائی سے نہ کریں جس سے وہ اس ڈر کی حالت میں کرتے ہیں۔ اب اس اصل کو زیر نظر رکھ کر مولا کریم فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو نیکیوں اور بھلائیوں میں کمپی ٹیشن اور مقابلہ میں سرفراز ہوتے ہیں سب سے پہلے وہ ہر ایک کام کرتے وقت اس کا بات لحاظ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا نگران ہے۔ اور ان کے ہر فعل کھانے۔ پینے۔ دوستی۔ دشمنی۔ بغض و عداوت۔ لین دین۔ غرض تمام معاملات میں ان کو دیکھتا ہے۔

پس (اہل ایمان) وہ ہوتے ہیں۔ خیرات میں وہ بڑھتے ہیں جو ان اعمال و افعال کے وقت علیم و خبیر کی ذات اور نگرانیوں پر نگاہ کرتے ہیں اور ہر آن خوف و خشیت الٰہی سے لرزاں رہتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک کام میں خواہ کھانے پینے کا ہو۔ یا بغض و عداوت ہو۔ دوستی ہو یا دشمنی۔ ہر بات میں خوش رہنے اور بڑھ کر رہنے کے لئے پہلا اور

سانحہ ارتحال

○ محترمہ عارفہ تنویر صاحبہ اہلیہ مکرم تنویر اسلم صاحب زعیم انصار اللہ و سیکرٹری تعلیم حلقہ آئی 8 مورخہ 6۔ ستمبر کو اسلام آباد میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا جہاں 7۔ ستمبر کو بعد از ظہر بیت المبارک میں مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان نمبر1 میں امانتاً تدفین کے بعد مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے دعا کروائی۔

موصوفہ حضرت محمد خان صاحب آف کپورتھلہ (جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ابتدائی رفیق تھے اور جن کا آپ نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں بڑی محبت سے ذکر کیا ہے کی پوتی اور مکرم محمد ابراہیم خان صاحب کی بیٹی تھیں۔ وفات سے پہلے آپ سیکرٹری وقف نو لجنہ اماء اللہ اسلام آباد کے طور پر خدمات بجا لا رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر سے نوازے۔

○ مکرم کرنل ظفر علی صاحب (ریٹائرڈ) اوکاڑہ کی والدہ محترمہ غلام فاطمہ زوجہ ڈاکٹر عنایت علی صاحب مورخہ 28۔ اگست 95ء صبح بروز سوموار قضائے الٰہی سے انتقال کرگئی ہیں۔ انہوں نے تقریباً 83 سال عمر پائی۔ تدفین مقامی احمدیہ قبرستان میں ہوئی۔ وہ ڈاکٹر محمد شفیع نثار آف گوٹھ طالب آباد۔ مورو سندھ کی بہن تھیں۔ جنہوں نے سندھ میں لمبا عرصہ سلسلہ کے لئے دعوت الی اللہ کا کام کیا اور بہت سی جماعتوں کی داغ بیل ڈالی۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

ضروری تصحیح

○ الفضل 13۔ ستمبر 1995ء میں صفحہ نمبر3 پر چوتھے کالم کی سطر نمبر19۔20 میں ڈیش غلط جگہ پڑ گئی ہے۔ ڈیش "جھوٹ بولے بغیر" کے بعد ہونی چاہئے۔

(ادارہ)

ضروری اصل کیا ہے؟ خشیت الٰہی۔ عمل کرنے سے پہلے دیکھ لیا کرو کہ یہ عمل خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کی وجہ سے کسی سرخروئی کا باعث ہے یا اس کی نارضامندی کا موجب ہو کر سیاہ روئی کا پیش خیمہ؟

(از خطبہ 31 مارچ 1899ء)

جس کو عبادت میں لذت نہیں آتی اس کی جان کیوں غم سے نڈھال نہیں ہو جاتی؟

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

16- تبوک 1374 ھش — 16 - ستمبر 1995ء

باتیں اور کام

اللہ تعالیٰ نے انسان کو جو قویٰ دیئے ہیں ان کا استعمال اس کے اپنے اور اس کے ماحول میں اس کے بھائی بندوں کے لئے مفید طریق پر کیا جانا چاہئے۔ اور ان تمام باتوں کو اپنے اپنے دائرے میں رکھ کر اتنی ہی وسعت دینی چاہئے جتنی مفید ثابت ہو سکے۔ ہم زبان سے باتیں کرتے ہیں۔ ہاتھوں سے کام کرتے ہیں۔ اور زبان سے باتیں کرنے کی یہ کیفیت ہے کہ جتنا چاہیں بولیں۔ بولتے ہی چلے جائیں۔ اور ہاتھوں سے کام کرنے کی بھی یہی کیفیت ہے۔ زبان کو حدود کے اندر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اور ہاتھوں سے کام کو بھی۔ ان دونوں میں اگر حدود سے تجاوز ہو جائے تو روحانی صحت پر بھی اثر پڑتا ہے اور جسمانی صحت پر بھی۔ زبان کو تو خاص طور پر حدود میں رکھنے کی اس لئے بھی ضرورت ہے کہ اس سے دوسرے لوگ بھی متاثر ہوتے ہیں اگر کوئی شخص بولتا ہی چلا جائے اور کسی کی سنے ہی نہ تو لوگ اس سے بور ہو جاتے ہیں۔ ویسے بھی جتنا زیادہ بولا جائے اتنا ہی غلطی کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو قویٰ ہمیں دیئے ہیں۔ ان کو ہم حدود کے اندر رکھیں۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ درمیانی راستہ ہی بہترین راستہ ہوتا ہے۔ نہ افراط ہو نہ تفریط۔ یہ بھی نہیں کہ انسان بولنا ہی چھوڑ دے اور ہاتھ سے کام کرنے کو بھی عار سمجھے۔ یہ بات بھی درست نہیں ہے۔ پس وسطی رستہ اختیار کرنا چاہئے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ زبان اور عمل کے وسطی راستے ہی پر چل کر لوگ برکت پا سکتے ہیں۔

حضرت صاحبؑ کا ارشاد ہے "جو لوگ برکت پاتے ہیں۔ ان کی زبان بند اور عمل ان کے وسیع اور صالح ہوتے ہیں۔ پنجابی میں کہاوت ہے کہ کہنا ایک جانور ہوتا ہے۔ اس کی بدبو سخت ہوتی ہے۔ اور کرنا خوشبودار درخت ہوتا ہے تو ایسا ہی چاہئے کہ انسان کہنے کی نسبت کر کے کچھ دکھائے۔ صرف زبان کام نہیں آتی بہت سے ہوتے ہیں جو باتیں بہت بناتے ہیں اور کرنے میں نہایت سست اور کمزور ہوتے ہیں۔ صرف باتیں جن کے ساتھ روح نہ ہو وہ نجاست ہوتی ہیں۔ بات وہی برکت والی ہوتی ہے جس کے ساتھ آسمانی نور ہو اور عمل کے پانی سے سرسبز کی گئی ہو۔"

اس ارشاد سے یہ بات صاف طور پر واضح ہوتی ہے کہ بولنے کی نسبت کام کرنے کی اہلیت کو بڑھانا چاہئے۔ انسان جو کام کرتا ہے وہ زیادہ اہم ہے بہ نسبت اس کے بات کرنے کے۔ بعض لوگ تو باتیں بناتے ہیں اور بہت باتیں بناتے ہیں۔ اور کام نہیں کرتے۔ کام میں سست اور کمزور ہوتے ہیں۔ لیکن یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ زبان کو بھی بالکل خاموش نہ کر دیا جائے۔ زبان کے ساتھ آسمانی نور ہونا چاہئے۔ اور آسمانی نور کا یہی مطلب ہے کہ انسان سوچ سمجھ کر بات کرے اور صرف اتنی بات کرے جتنی اس کے لئے ضروری ہے۔ پس ہمیں اپنی زبان اور اپنے عمل کے متعلق ہمیشہ سوچتے رہنا چاہئے اور حضرت صاحب کے اس ارشاد کے مطابق عمل کرنا چاہئے۔ بولیں 'کم کم' کام کریں 'زیادہ زیادہ' اگرچہ وہ بھی ایک حد کے اندر۔ اپنی جسمانی مشینری کو اتنا نہ تھکا دیں کہ بیکار ہو جائے۔

مقصد یہ ساری بات کہنے کا یہ ہے کہ درمیانی راستہ اختیار کریں۔

مَیں بھی تم کو رگید سکتا ہوں
یہ یقیں ہے مِرا گماں نہیں
مجھ کو چُپ دیکھ کر سمجھتے ہو
منہ ہے، منہ میں مگر زباں نہیں

ابو الاقبال

جب ملتا ہے مہنگائی کا منڈی سے اشارہ
کچھ لوگ بڑے عزم سے کرتے ہیں گزارہ
ہو جاتے ہیں کم ان کی ضرورت کے تقاضے
کچھ چیزوں سے کر لیتے ہیں خوش ہو کے کنارہ

جو نہ بِک جائیں وہ انسان بہت کم ہیں یہاں
کچھ تو سستے ہیں مگر اوروں کی قیمت ہے گراں
حَلف اٹھا کر بھی کئی لوگ بدل جاتے ہیں
اپنے پیشہ کے نہیں جانتے وہ سُود و زیاں

کام کرو اور کام سے پاؤ دل کا اطمینان
فرض کا پورا کرنا بھی ہے کیا کوئی احسان
اچھے کام کا اچھا ہونا ہے خود اس کی داد
محنت کُش کے عزم و ہمت کی ہے یہ پہچان

جنکو حسرت ہے کہ میں ان سے معافی مانگوں
وہ مجھے اپنے خیالات سے آگاہ کریں
کون ہیں، کیا ہیں، انہیں غرّہ ہے کن باتوں پر
وقتِ فرصت کبھی حالات سے آگاہ کریں

آگ مجھ پر انڈیلتے رہنا
تاکہ ٹھنڈک پڑے ترے دِل میں
تجھ سے جو بھی ملے عنایت ہے
پیار ہی پیار ہے مِرے دل میں

ابو الاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں-

(-) جو ہمیں یہ دعا سکھائی کہ اے خدا ہمیں سیدھے راستے پر ڈال' وہ راستہ جو ان لوگوں کا راستہ ہے جن پر تو نے انعام فرمایا- اس ضمن میں انعام کی راہ پر چلنے والے یا خدا کی راہ کے مسافر جو انعام یافتہ شمار ہوئے ان کا ذکر (کلام الہی) میں مختلف شکلوں میں ملتا ہے اور ان کی دعائیں بھی محفوظ کر دی گئی ہیں- ان دعاؤں کے سلسلہ میں ایک دعا نظر سے رہ گئی تھی جس کا بیان پہلے ہونا چاہئے تھا- اس لئے میں اس دعا سے آج کا مضمون شروع کروں گا- پھر چونکہ بعد کی چند دعائیں پہلے خطبہ میں بیان ہو چکی ہیں ان کی ضرورت نہیں ہو گی- اور پھر اس پہلی بھولی ہوئی دعا کے بعد حضرت ایوب کی دعا سے سلسلہ مضمون شروع ہو جائے گا-

وہ دعا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکھائی گئی اور دعا یہ ہے -(-) اے میرے رب مجھے صدق کے ساتھ داخل فرما یعنی میرا قدم سچائی پر پڑتا ہو اور سچائی کے ساتھ میں داخل ہوں- (-) اور اس طرح سچائی پر قدم رکھتے ہوئے یا سچائی کے قدم کے ساتھ میں اس منزل سے باہر نکلوں (-) اور میرے لئے اپنی جناب سے ایک مددگار عطا فرما جو غالب اور قوت والا ہو- یہ وہ سورۃ ہے جو ہجرت سے پہلے نازل ہوئی- اگرچہ اس بارہ میں اختلاف ہے لیکن جو مستشرقین محققین باقی مسلمان علماء سے اختلاف بھی رکھتے ہیں ان کے نزدیک بھی 12 سال (نبوت) تک کا زمانہ ہے اس عرصہ کے اندر اندر یہ سورۃ نازل ہو چکی تھی اور بعض مفسرین تو اس سے بہت پہلے کا زمانہ بتاتے ہیں- بہر حال ہجرت سے پہلے کی یہ سورۃ ہے اور اس آیت کے متعلق بھی یہ تحقیق شدہ بات ہے کہ ہجرت سے پہلے کی ہے- اس لئے اس دعا میں دراصل ہجرت کی بھی پیشگوئی فرمائی گئی تھی- لیکن صرف ہجرت تک اس دعا کا مضمون محدود نہیں جیسا کہ میں بیان کروں گا- اس سے زیادہ وسیع تر معانی اس میں پائے جاتے ہیں-

آنحضور ﷺ نے 13 سال نبوت کے مکہ میں بسر فرمائے- تیرہ سال تک دکھ جھیلے اور پھر تیرھویں سال کے آخر پر یا کم و بیش اس عرصہ میں آپ نے مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی- پس یہ دعا آپ کو یہ بتا رہی ہے کہ اے محمد ﷺ تجھے اس شہر سے نکلنا بھی ہے اور دوبارہ اس شہر میں داخل بھی ہونا ہے- تیرا نکلنا بھی سچائی کے ساتھ ہو گا اور تیرا دوبارہ اس شہر میں داخل ہونا بھی سچائی کے ساتھ ہو گا لیکن اس میں نکلنے اور داخل ہونے کی ترتیب کو بدل دیا گیا ہے- اور داخل ہونے کا ذکر پہلے اور نکلنے کے بعد میں- فرمایا اے محمد ﷺ گویا کہ آپ کو دعا سکھائی جا رہی ہے کہ تو یہ دعا کیا کر- (-) اے میرے رب مجھے صدق کے ساتھ داخل فرما (-) اور صدق کے ساتھ مجھے نکلنے کی توفیق عطا فرما- تو مکہ سے تو پہلے نکلنا تھا پھر ادخال کا ذکر کیوں پہلے فرمایا- اس میں حکمت یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو ایک لحظہ کے لئے بھی خدا تعالیٰ اس دکھ میں مبتلا نہیں کرنا چاہتا تھا کہ گویا میں مکہ سے نکلوں گا اور پھر شاید واپس آؤں یا نہ آؤں- پس واپسی کو زیادہ قطعی اور یقینی بنا کر پہلے پیش کر دیا گیا اور جس وقت یہ وحی نازل ہوئی ہے اس وقت اخراج سے پہلے آپ کو یہ خبر دے دی گئی کہ آپ نے ضرور اس شہر میں داخل ہونا ہے' اس لئے جہاں تک نکلنے کا تعلق ہے اس سلسلہ میں کسی قسم کے تفکر کی اور غم کی ضرورت نہیں-

دوسرا اس میں حکمت یہ تھی کہ مکہ سے جس حالت میں نکالے جا رہے تھے اس حالت کے متعلق دشمن یہ کہتا تھا کہ یہ صدق کی حالت نہیں ہے' آپ سچائی کی حالت میں نہیں نکالے جا رہے- دشمن آپ کو (-) طرح طرح کے اور بد نام دیتا ہے (-) مگر مدینہ جس نے آپ کا استقبال کیا اس نے صدق کے ساتھ آپ کا استقبال کیا- صدق کی گواہی دیتے ہوئے استقبال کیا- پس (اے میرے رب مجھے داخل فرما کا) مضمون مدینہ کی نسبت سے یہ ہو گا کہ اے محمدؐ اب تو اس شہر میں داخل ہونے والا ہے جو تیرے صدق پر گواہ ہو گا اور صدق کے ساتھ تجھے قبول کرے گا اور پھر جب تو نکلے گا تو صدق کے ساتھ ہی نکلے گا اور دوبارہ اس شہر میں داخل ہو گا اور دوبارہ داخلے کا مضمون چونکہ پہلے بیان ہو چکا ہے اس لئے فتح مکہ کے اوپر (مجھے صدق کے ساتھ داخل فرما) کا مضمون صادق آئے گا اور یہ بات بن جائے گی کہ جب تو دوبارہ اس شہر میں داخل ہو گا- اس وقت شہر کا ذرہ ذرہ' اس کی اینٹ اینٹ' اس کی ساری فضا گواہی دے رہی ہو گی کہ یہ مرد صادق ہے جو واپس اپنے شہر کو لوٹ کر آیا ہے- اور چونکہ یہ ایک پیشگوئی تھی اس لئے اس کے پورا ہونے کے نتیجہ میں از خود ہی آپ کا صدق مکہ میں داخل ہوتے ہوئے ظاہر و باہر ہو جاتا تھا- (اور اپنی جناب سے قوی مددگار عطا فرما) کا مطلب ہے اور میرے لئے اپنی جناب سے کوئی ایسے مددگار انصار عطا فرما دے جن کو تو طاقت عطا کرے غلبہ عطا کرے اور ان کی مدد معنی خیز ہو' کوئی کمزور مددگار نہ ہو بلکہ غالب اور طاقتور مددگار ہو چنانچہ یہ دعا بھی انصار مدینہ کی صورت میں اللہ تعالیٰ نے بعینہٖ اسی طرح قبول فرمائی جیسا کہ سکھائی تھی اور انصار مدینہ کو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپ کی غالب نصرت کرنے کی توفیق ملی اور انصار نے جو مدد کی ہے وہ اگرچہ بظاہر انصار کی طرف سے ہے مگر (-) یہ بتا دیا کہ انصار کی مدد اللہ کے ایماء پر ہے اور اللہ کی طرف سے ہے- اس کے بغیر اس مدد کی کوئی حیثیت نہیں ہے- پس بظاہر آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے مہاجر ساتھی انصار کے ممنون احسان ہونے والے تھے مگر خدا تعالیٰ نے دعا میں (-) یہ خوش خبری بھی ساتھ دے دی کہ تیری اس دعا کے نتیجہ میں وہ مدد کریں گے ان کے دل تبدیل کئے جائیں گے- ان کو توفیق عطا کی جائے گی' اس لئے تو یہ نہ سمجھنا کہ کسی انسان کے زیر احسان آ رہا ہے بلکہ دعا کے نتیجہ میں یہ مدد خالصتاً اللہ ہی کی طرف سے ہو گی-

دوسرا اس دعا کا ایک تعلق عام روزمرہ کے سفروں سے بھی ہے اور قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ (کلام الٰہی کی) دعائیں وسیع معانی رکھتی ہیں اور مختلف حالات پر چسپاں ہو سکتی ہیں اور ہوتی رہتی ہیں- (-) پس روزمرہ کے سفروں میں یہ دعا بہت ہی مفید ہے اور میں نے خود اس کا تجربہ کر کے دیکھا ہے اور حیرت انگیز طور پر اس دعا کے نیک اثرات کا مشاہدہ کیا ہے- ایک دفعہ میرا خیال تھا کہ اس موضوع پر جماعت سے الگ خطاب کروں کہ دعا کے نتیجہ میں سفروں میں جو حیرت انگیز سہولتیں میسر آتی ہیں وہ اتفاقی حادثات کے نتیجہ میں نہیں ہوتیں بلکہ ایسا مسلسل نصرت الٰہی کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے کہ کوئی معمولی عقل کا انسان بھی یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس میں غیبی ہاتھ ہے لیکن چونکہ اس سلسلہ مضامین میں اتنے لمبے عرصہ کے لئے ایک دوسرے مضمون کی گنجائش نہیں ہے اس لئے آئندہ کسی وقت (اللہ نے چاہا تو) اس حصہ کو آپ کے سامنے رکھوں گا-

اس دعا کا ایک اور بہت ہی اہم مفہوم انسان کے مراتب سے تعلق رکھتا ہے- انسان ہمیشہ حالتیں بدلتا رہتا ہے- ایک حالت سے نکل کر دوسری حالت میں داخل ہوتا ہے- یہ حالت بدی سے اچھائی کی طرف بھی حرکت کر سکتی ہے اور اچھائی سے بدی کی طرف بھی حرکت کر سکتی ہے یعنی اس حالت کا بدلنا بدی سے اچھائی کی طرف بھی ہو سکتا ہے اور اچھائی سے بدی کی طرف بھی ہو سکتا ہے- پس خدا تعالیٰ نے جہاں یہ دعا سکھائی وہاں صدق کا لفظ ساتھ سمجھا دیا کہ یہ دعا کرنا کہ اے خدا جب بھی میری حالت تبدیل ہو سچائی کے ساتھ تبدیل ہو- اس آیت سے پہلے جو مضمون چل رہا ہے' وہ آنحضرت ﷺ کے بلند مراتب کا مضمون ہے اور پہلی آیت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے آنحضرت کو یہ نصیحت فرمائی کہ (-) اے میرے بندے! راتوں کو اٹھ کر تہجد کے نوافل ادا کیا کرو اور خدا کی راہ میں جدوجہد کیا کر- (-) اس کے نتیجہ میں ہرگز بعید نہیں بلکہ قریب ہے کہ تجھے مقام محمود عطا کیا جائے-

یہاں (-) اس مقام کے بہت ہی عظیم الشان ہونے کی طرف اشارہ فرما دیا گیا- پس اس دعا کے معاً بعد یہ دعا رکھی یعنی اس خوشخبری کے بعد کہ خدا تعالیٰ تجھے بہت ہی عظیم مقام اور مرتبہ عطا فرمانے والا ہے' یہ دعا سکھائی (-) کہ اے خدا جس مقام پر تو مجھے فائز فرمانا چاہتا ہے یا جس پر فائز فرمانے کا تو نے فیصلہ فرما لیا ہے (-) مجھے صدق کے ساتھ اس میں داخل فرمانا (-) اور اس مقام پر ٹھہرائے نہ رکھنا بلکہ اس سے آگے بلند تر مقامات کی طرف بھی ہاتھ پکڑ کر لے جانا اور صدق کے ساتھ لے جانا یہاں صدق کے لفظ نے تنزل کی نفی فرما دی- چونکہ بعض دفعہ ایک انسان ایک اعلیٰ مرتبہ حاصل کرنے کے باوجود اس مرتبہ پر اپنی شامت اعمال کے نتیجہ میں قائم نہیں رہ سکتا جیسا کہ (کلام الٰہی) نے بلعم باعور کی مثال دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے ایسی صلاحیتیں عطا کی تھیں کہ اگر وہ چاہتا یعنی اگر وہ نیک اعمال پر استقامت اختیار کرتا اور خدا کی طرف رفعتیں حاصل کرنا چاہتا تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان صلاحیتوں کے نتیجہ میں جو اسے عطا کی گئی تھیں اسے بلند مقام عطا فرما سکتا تھا-

(-) لیکن وہ بدبخت ایسا نکلا کہ وہ دوبارہ زمین کی طرف جھک گیا- پس اس کا بلند مرتبہ سے نکلنا (صدق سے نکلنا) نہیں کہلا سکتا- کیونکہ وہ سچائی کی بجائے جھوٹ کے قدم کے ساتھ باہر نکلا- پس آنحضرت ﷺ کو یہ کامل دعا سکھائی گئی کہ تیرا داخل ہونا بھی صدق کے ساتھ ہو اور تیرا نکلنا بھی صدق کے ساتھ ہو یعنی تنزل کی طرف تو نہ جائے بلکہ ہمیشہ بلند تر مراتب کی طرف تیرا قدم آگے بڑھتا رہے-

دوسرا صدق کا معنی یہاں ایسا ہے جسے تمام (اہل ایمان) کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے- بسا اوقات انسان کو اعلیٰ مراتب کی تمنا ہوتی ہے اور اس تمنا میں خود غرضی بھی داخل ہو جاتی ہے' ریاکاری بھی داخل ہو جاتی ہے اور انسان چاہتا ہے کہ میں بھی نیک شمار کیا جاؤں اور دنیا کی نظر میں میرا مرتبہ بلند ہو اور مجھے مقام محمود حاصل ہو- یعنی دنیا کی نگاہ میں مقام محمود حاصل ہو- ایسے لوگوں کو بعض دفعہ ایسے روحانی تجارب سے ملتے جلتے تجارب ہوتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم خدا کے مقرب بن گئے ہیں حالانکہ وہ روحانی تجارب نہیں ہوتے وہ شیطانی تجارب ہوتے ہیں- پس ہر وہ شخص جو بلند پروازی کا خواہش مند ہے' جو خدا تعالیٰ کا قرب چاہتا ہے اس کو یہ دعا بہت ہی باقاعدگی کے ساتھ اور اس کے مضامین میں ڈوب کر کرنی چاہئے ورنہ اس کا قدم قدم صدق نہیں رہے گا-

پس (اے میرے رب مجھے صدق کے ساتھ داخل فرما) کا مطلب یہ ہے کہ اے خدا مجھے جو بھی مرتبہ عطا فرما وہ سچائی کے ساتھ ہو اس میں میرے

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن العطاء

میرا کالم

گزشتہ دنوں ایک قومی روزنامہ نے اپنے نمائندہ کی جواب طلبی کی کہ اس کے علاقے کی ایک خبر ایک اور قومی روزنامہ میں شائع ہوئی ہے اس نمائندے نے اپنے اخبار کو یہ خبر کیوں نہیں بھیجی- یہ ہے خبریں وصول کرنے کا طریق- یعنی اپنے اپنے نمائندے مختلف جگہوں پر مقرر کر دیئے جاتے ہیں اور ان سے کہا جاتا ہے کہ اپنے علاقے کی خبریں ارسال کریں- لیکن دنیا کا کوئی بھی اخبار ایسا نہیں ہے جو نہ صرف دنیا کے بلکہ اپنے ملک کے ہر شہر اور ہر گاؤں میں ایک نمائندہ مقرر کرے کہ وہاں سے اسے خبریں ملا کریں گی- جہاں جہاں اس کے نمائندے مقرر ہوتے ہیں وہاں سے انہیں خبریں ملتی ہیں اور وہ شائع کرتے ہیں- اس نمائندے کا حلقہ اثر بھی بہت بڑا نہیں ہوتا اس کے پاس نہ گاڑیاں ہیں نہ ہیلی کاپٹر- وہ زیادہ سے زیادہ سائیکل یا موٹر سائیکل پر تھوڑا بہت گھوم کے خبریں حاصل کرلیتا ہے- لیکن ایسے نمائندے چاہے کتنا ہی بڑا اخبار کیوں نہ ہو صرف چند ایک علاقوں میں مقرر کئے جاسکتے ہیں- اس کا مطلب یہ ہے کہ اس طرح نمائندے مقرر کرنے سے کچھ علاقوں کی خبریں تو مل جاتی ہیں- لیکن ایک بہت بڑا حصہ اس بات سے محروم رہ جاتا ہے کہ اس کی خبریں اخبار میں چھپیں اس کیفیت کو دیکھتے ہوئے صحافتی دنیا نے ایک اور قدم اٹھایا اور وہ قدم یہ ہے کہ خبروں کے حصول کی بجائے خبریں فراہم کی جائیں- چنانچہ سب سے پہلے آج سے ساٹھ ستر سال پہلے ہندوستان کے اخبارات ملاپ' پرتاپ' زمیندار اور انقلاب میں جو دور دور کی خبریں چھپتی تھیں انہیں رائٹر فراہم کرتا تھا- اور عجیب بات ہے کہ اس وقت بعض اخبارات کو رائٹر کا نام بھی صحیح طور پر نہیں آتا تھا- وہ ریورٹر لکھا کرتے تھے لیکن بہرحال یہ ادارہ خبریں فراہم کرتا تھا- اور چھپ جاتی تھیں- ہندوستان کے ایک چھوٹے سے شہر میں چھپنے والے اخبار کو بھی اگر وہ خبریں فراہم کرتا تھا تو اسے آسانی سے سارے یورپ کی اور بعض دیگر علاقوں کی خبریں بھی مل جاتیں حالانکہ وہاں وہ اپنے نمائندے تو مقرر نہیں کر سکتا تھا-

اس کے بعد بہت سی نیوز ایجنسیاں تشکیل دی گئیں اب ہر ملک نے اپنے اپنے ملک کے لئے اور باقی دنیا کے لئے بھی نیوز ایجنسیاں قائم کر رکھی ہیں- یورپ میں بہت سی نیوز ایجنسیاں ہیں- فرانسیسی علاقے کی نیوز ایجنسیاں ہیں- مشرق وسطیٰ کی نیوز ایجنسیاں ہیں- مشرق بعید کی نیو ایجنسیاں ہیں- جنوبی ایشیا کی نیوز ایجنسیاں ہیں- امریکہ کی نیوز ایجنسیاں ہیں غرضیکہ چھوٹی بڑی متعدد نیوز ایجنسیاں اب دنیا میں کام کر رہی ہیں اور جو بڑے اخبار ہیں- ان میں ٹیلی پرنٹر اور ٹیلکس لگے ہوئے ہیں- سارا دن اور ساری رات انہیں خبریں مہیا ہوتی رہتی ہیں- یہ دراصل وہ خبریں ہیں جو نیوز ایجنسیاں فراہم کرتی ہیں فیکس بھی لگے ہوئے ہیں- اسی طرح کے اور سازوسامان بھی موجود ہیں کہ ساری دنیا سے انہیں خبریں فراہم ہوتی رہیں ورنہ لاہور میں کسی اخبار کو کیا معلوم کہ بوسنیا میں کیا ہو رہا ہے- لبنان میں کس نے حملہ کر دیا ہے- پی ایل او اور اسرائیل کے تعلقات کس طرح آگے بڑھ رہے ہیں- یا افغانستان میں کیا ہو رہا ہے- لیکن ان سب چیزوں کے لئے اخبار خود تگ و دو نہیں کرتا اسے یہ خبریں فراہم کی جاتی ہیں اور ان خبروں کی فراہمی کے صلے میں انہیں کچھ رقم ادا کی جاتی ہے-

اس میں کچھ شک نہیں- کہ سب اخبار تو ایک جیسے نہیں- بعض اخبارات بہت بڑے بڑے ہیں- لاکھوں میں فروخت ہوتے ہیں- اشتہار کروڑوں میں انہیں ملتے ہیں- وہ ان تمام ایجنسیوں یا ان میں سے اکثر ایجنسیوں سے خبروں کی فراہمی کا معاہدہ کر لیتے ہیں- بعض اخبارات ایسے ہیں کہ صرف چند ہزار چھپتے ہیں اور اشتہار بھی صرف چند ہزار روپے کے ہی انہیں ملتے ہیں- وہ کسی ایک ایجنسی سے بھی معاہدہ نہیں کر سکتے کہ انہیں خبریں فراہم کی جائیں-

بہرحال جس طرح کہا جاتا ہے کہ اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانا چاہئے تمام اخبارات اپنی چادر دیکھ کر پاؤں پھیلاتے ہیں- کسی شخص کا ایک چھوٹے سے اخبار کے متعلق کہنا کہ یہ ویسے ہی خبریں کیوں شائع نہیں کرتا جس طرح بہت بڑے بڑے اخبار شائع کرتے ہیں صحافت سے لاعلمی ہے- جو لوگ صحافت کے متعلق جانتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ خبروں کی فراہمی کس طرح ہوتی ہے- کہاں سے ہوتی ہے اور اس کی کتنی قیمت ادا کرنی پڑتی ہے خدا کرے کہ یہ موقعہ ہمیں بھی میسر آجائے- اگرچہ ہمیں اتنی زیادہ ضرورت نہیں اس لئے کہ ہمارا اخبار ایک خاص حلقہ کے لئے ہے- خبریں تو ہم ساری دنیا کی دیتے ہیں- لیکن ہمارے لئے ان خبروں کی وہ Urgency نہیں جو دوسرے اخبارات کے لئے ہے جو آپس میں ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے ہیں کہ فلاں خبر اگر فلاں اخبار میں چھپ گئی ہے تو ہمارے اخبار میں کیوں نہیں چھپی- اور اگر نہیں چھپی تو نمائندے کو سرزنش کی جائے یا مزید سازوسامان اخبار کو مہیا کر کے دیا جائے جس سے وہ دنیا بھر کی خبریں لے سکے- ہمارے قارئین الفضل بھی پڑھتے ہیں اور ان میں سے بعض دوسرے

باقی صفحہ 5 پر

مسعودہ پروین

میرا خاندان

میرا خاندان کے عنوان کے تحت جماعت کی تاریخ مرتب کرنا قابل تحسین ہے- انسان دینی کام بھی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہی کر سکتا ہے- اسے لکھ کر شائع کروانا اپنی تشہیر مقصد نہیں- بلکہ جماعت سے تعارف اور بزرگوں بھائیوں بہنوں سے دعا کی تحریک ہے- میرے دادا جان محترم حکیم محمد عبداللہ صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے دعوے کے شروع ایام میں بیعت کی خاندان کی شدید مخالفت کے باوجود ثابت قدم رہے- میرے تایا جان حکیم عبدالرحمن صاحب اور میرے ابا جان محترم ڈاکٹر عبدالستار صاحب نے چھوٹی عمر میں ہی بیعت کرکے رفیق بانی سلسلہ ہونے کا شرف حاصل کیا- تایا جان غوث گڑھ ماچھیواڑہ ضلع لدھیانہ کے امیر جماعت رہے-

میرے محترم نانا جان (میرے میاں کے دادا) سید غلام محمد صاحب نے حضرت بانی سلسلہ کے دعویٰ کی خبر سنتے ہی اپنے بیٹے سید ثناء اللہ صاحب کو قادیان تصدیق کے لئے بھیجا- وہ بیعت کر کے ہی واپس آئے- پھر میرے نانا جان بڑے ماموں جان (میرے سسر) سبھی افراد خاندان نے بیعت کرلی- میرے ننھیال والوں کا کشمیر اکھنور میں بہت وسیع کاروبار تھا- بزرگوں سے سنا ہے کہ حضرت امام جماعت الثانی بھی وہاں تشریف لے جاتے تھے-

میری خالہ جان محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ بڑی عبادت گذار عالم تھیں حضرت امام جماعت الثانی کی تحریک پر الحکم میں بنت غلام محمد کے نام سے لکھتی رہیں لجنہ کا اجلاس کرواتیں دیگر تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں- پاکستان بننے کے بعد میرے میاں سید عبیداللہ شاہ صاحب نے چک جھمرہ قیام کیا پہلے قائد اور پھر ۱۹۷۲ء تک چک جھمرہ جماعت کے صدر اور امیر حلقہ رہے- ۱۹۵۳ء میں شدید مخالفت کی وجہ سے کاروبار ختم ہو گیا مگر اس نڈر دلیر بندے نے کبھی بھی مال و دولت کی پرواہ نہ کی- اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے لکڑی کے کاروبار میں اتنی برکت ڈالی باقاعدہ فیکٹری کی صورت بن گئی جس میں دن دونی رات چوگنی ترقی ہوتی گئی شدید مخالفت کے باوجود بڑا عروج بڑی عزت خدا تعالیٰ نے عطا کی-

۳۰- مئی ۱۹۷۴ء صبح چھ بجے مخالفین نے فیکٹری گھر پر پہلے پتھراؤ کیا پھر میرے میاں اور بڑے بیٹے نعیم اللہ کو شدید زخمی کر دیا میرے بیٹے کا شام تک سات گھنٹے سر کا خون بہتا رہا- اس شیر نے اف نہ کی- محافظوں کے مجبور کرنے پر کہ ہم اب آپ کی حفاظت نہیں کر سکتے رات بارہ بجے صرف اپنے ایمان' عزتیں' جانیں بچا کر خالی ہاتھ گھر سے نکلے- اس وقت سے اب تک جائیداد کے مقدمات چل رہے ہیں- اور ہم ربوہ فیکٹری ایریا میں رہائش پذیر ہیں-

عزیز نعیم کو یہ سعادت حاصل ہے کہ حضرت امام جماعت الثالث نے اپنا خادم بھیج کر دو تین بار اپنے پاس بلا کر چھاتی سے لگایا پیار کیا تھپکیاں دیں کہا آپ ہمارے شیر ہیں- گھبرانا نہیں- اکیس سال ہو گئے ہیں-

اس عاجزہ کو خدا تعالیٰ نے چک جھمرہ میں لجنہ قائم کرنے اور پھر بیس سال سیکرٹری مال صدر سبھی فرائض ادا کرنے کی محض اپنے فضل و کرم سے توفیق دی- لجنہ کے پچاس سال پورے ہونے پر محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ نے سند خوشنودی دی ربوہ آکر فیکٹری ایریا ربوہ میں ایک سال سیکرٹری خدمت خلق کا کام کرنے کی توفیق ملی- بڑی بیٹی سیدہ عابدہ پروین غالباً ۱۹۷۶ء کے بعد چار سال سیکرٹری ناصرات رہی سند خوشنودی انعامات حاصل کئے چھوٹا بیٹا سید سلیم احمد شوگر مل منڈی بہاؤالدین بفضل خدا پہلے قائد اب قائد ضلع ہے دعوت الی اللہ کے کاموں میں پیش پیش ہے چھوٹی بیٹی سیدہ ذاکرہ تسنیم بچپن سے دینی معلومات میں فسٹ آتی انعامات حاصل کرتی بہت اچھی مقررہ نائب جنرل سیکرٹری فیکٹری ایریا اور حضرت صاحب کے حکم پر سب سے پہلے دور میں محلہ میں کلام الٰہی ختم کروانے کا شرف حاصل کیا زندگی وقف کرنے کا شوق تھا- اسی جذبہ کے تحت مربی سلسلہ فضل اللہ طارق سے دو سال قبل شادی ہوئی اب دوالمیال میں جماعتی کاموں میں سرگرم کار ہیں-

میرا پھوپھی زاد بھائی محمد انور قریشی مربی سلسلہ پھوپھی زاد بہن شمس النسا کے خاوند قریشی محمد اسلم صاحب نے ٹرینڈاڈ میں دعوت الی اللہ کرتے ہوئے جان کی قربانی دی- میرے بہنوئی (تایا جان کے داماد) عبدالغنی شاہ صاحب سیکرٹری مال کے دونوں بیٹے مربی سلسلہ چھوٹا عبداللہ ندیم پرتگال میں ہے میری بھانجی (محسن شاہ صاحب کی بیٹی) بشریٰ سیکرٹری مال لجنہ فیکٹری ایریا ہے دو بھانجیاں ثمرہ بخاری- عظمیٰ ناز سیکرٹری تعلیم و تربیت لجنہ ہیں اور میرے بھائی سید ظہور احمد صاحب کی بیگم سیدہ منیرہ ظہور نہایت درد انگیز شاعری کرتی اور جماعت کے سبھی اخبارات اور رسالوں میں مضامین لکھتی ہیں-

میجر سید مقبول احمد صاحب ڈاکٹر سید غلام مجتبےٰ صاحب اسلام آباد بھی جماعت کی خدمات انجام دے رہے ہیں- یہ بھی ہمارے عزیز ہیں- لکھنے کو ابھی بہت ہے مضمون طویل ہو جائے گا- میرے میاں بعارضہ فالج تین سال سے چارپائی پر پڑے ہیں- چلنا پھرنا درکنار خود اٹھ کر بیٹھ بھی نہیں سکتے

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

محترم شیخ خلیل الرحمان صاحب

7جون 95ء کے الفضل "کاغذی ہے پیرہن" میں آپ نے جس تصویر کا ذکر کیا اور اس تصویر میں میرے محترم تایا جان کا ذکر کیا بہت ہی خوشی ہوئی بلکہ اپنے بچوں کو پڑھایا کہ اپنے داداجان کا ذکر پڑھو اور اس ذکر کو اپناؤ اور فخر حاصل کرو۔ ایک بات کی وضاحت آپ کو کرنا چاہتی ہوں۔ کہ آپ نے میرے محترم تایا اباجان کے جس فرزند کا ذکر کیا ہے وہ ان کے بیٹے نہیں سب سے بڑے داماد ہیں۔ محمد یعقوب خان ان کا نام ہے۔ اور 16 سال نائیجیریا میں رہے اور دین و دنیا کے علم کی خدمت کی۔ بہت عظیم انسان ہیں۔ آجکل ٹورنٹو میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ اپنے فضلوں سے نوازے آمین ثم آمین۔

گو میرے تایا اباجان محترم شیخ خلیل الرحمان صاحب کی وفات کے بعد میری شادی ہوئی رشتہ ہونے کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ تایا اباجان کے دل میں میرے لئے کتنی محبت تھی۔ جس کا مجھے آج تک فخر ہے چند باتیں ہیں جو میں لکھ رہی ہوں۔ امید ہے ان چند لفظوں کو الفضل میں جگہ دیں گے افریقہ 'یورپ اور امریکہ جانے والے سب مربی آج بھی اسی طرح یاد کرتے ہیں۔ اور ان کی باتوں کو اپنی زندگی کے لئے ایک مثال بنایا ہوا ہے۔ فروری 94ء کی بات ہے میرے ابا جان محترم شیخ عبادالرحمان صاحب بیمار تھے۔ اجمل شاہد صاحب مربی جو ایک لمبا عرصہ تک نائیجیریا رہے ہیں۔ ہمارے حلقہ کے صدر تھے اور ساتھ ساتھ ہومیو پیتھک پریکٹس بھی کرتے تھے۔ آج کل فلاڈلفیا میں مقیم ہیں۔ رمضان کا مہینہ تھا بارش ہو رہی تھی انہوں نے اباجان کو دیکھنے کے لئے آنا تھا۔ رات دس بج گئے میں نے اپنے میاں شیخ نعیم الرحمان سے کہا کہ بارش ہو رہی ہے۔ ان کو آنے میں پریشانی ہو۔ چلیں دونو چل کر لے آتے ہیں۔ یا پھر میں طبیعت کا حال بتا دوں گی۔ جب ہم ان کے گھر پہنچے تو وہاں سے پتہ لگا کہ آپ ہمارے ہی گھر تشریف لے گئے ہیں۔ ہم واپس آئے انہوں نے اباجان کو دیکھا اور دوائیوں کے لئے کہا۔ وہ خود سائیکل پر ہمارے گھر تشریف لائے تھے۔ اگلے دن میں نے ان کی کلینک پر ان کا شکریہ ادا کیا کہ آپ اتنی بارش میں تشریف لائے تو فوراً جواب دیا کہ دراصل یہ سب میں نے شیخ صاحب ان کے والد (میرے میاں کی طرف اشارہ کیا) سے سیکھا ہے۔ اور ان کی وجہ سے ہی آپ کے والد صاحب کا علاج کرتا ہوں۔ اور پھر یہی بات دہرائی جس کا ذکر آپ نے کیا ہے؟ مجھے فخر ہوا بہت زیادہ کہ نہ صرف وہ میرے تایا اباجان ہیں بلکہ خسر بھی۔

کراچی رہنے کی وجہ سے تایا اباجان سے اتنی زیادہ لمبی چوڑی دوستی تو نہ تھی۔ آپ ہر سال کراچی سے مشاورت اور جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے تھے۔ اور پھر لاہور دو تین دن قیام کے بعد واپسی ہو جاتی تھی۔ بہنوں میں میری طبیعت میں مزاح تھا اور میں اس وجہ سے آپ سے گپ شپ کر لیتی تھی۔ مگر پھر بھی آج تک یہی احساس ہے۔ کہ میں ان کے پیار سے محروم رہی ہوں۔ اگر میں اپنے تایا جان کی زندگی میں ان کے گھر جاتی تو کتنا پیار ملتا۔ اور آج پھر آپ کی تحریر پڑھ کر مزید احساس ہوا۔ کہ کتنے خوش نصیب لوگ ہیں۔ جنہوں نے میرے تایا ابا سے محبت اور پیار لیا بس اللہ تعالیٰ پر یقین کامل ہے کہ جو وہ چاہتا ہے۔ اس میں زیادہ برکت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ میرے تایا اباجان کو اپنی رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ اور جس طرح وہ اس کی مخلوق سے پیار کرتے تھے اسی طرح خدا بھی ان سے پیار کرے ان کی محبت اور اخلاص کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بہشتی مقبرہ میں ایسی جگہ دی ہے کہ ہر آنے جانے والے کی نظر آپ کے مزار پر پڑتی ہے۔

دعا کریں اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کو بھی اپنے دادا کے نقش قدم پر چلائے میرا بیٹا علیم الرحمان اس وقت کلاس VIII میں ہے اس سے چھوٹی دو بچیاں ہیں ان کے لئے بھی دعا گو ہوں۔ اسی طرح نعیم الرحمان صاحب کے لئے بھی۔

میرے والد محترم شیخ عبادالرحمان صاحب جو کہ تایا اباجان شیخ خلیل الرحمان سے چھوٹے ہیں۔ آجکل بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ میرے دادا جان حضرت میاں حبیب الرحمان حاجی پورہ کپورتھلہ کے سات بیٹے تھے۔ جن میں چھ فوت ہو چکے ہیں۔ اور ایک بیٹی تھی۔ جو کہ حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی بہو تھیں۔ میرے اباجان دادا جان کی سب سے چھوٹی اولاد ہیں۔

محترم تایا اباجان شیخ خلیل الرحمان صاحب سیکرٹری ضیافت کراچی (وفات یافتہ) کے دو بیٹے امریکہ اور بڑی بیٹی کینیڈا ہیں۔ دو بیٹے اور دو بیٹیاں کراچی اور ایک بیٹا لاہور میں ہے ان سب کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

بقیہ صفحہ 4

ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خدا تعالیٰ میری نسل در نسل کو خادم دین بنائے۔ میرا انجام بخیر ہو۔

> جب تک انسان موت کا احساس نہ کرے وہ نیکیوں کی طرف جھک نہیں سکتا۔
> (حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تبصرہ کتب

(حیاتِ سعید)

گزشتہ بدھ کے روز ستار طاہر کی تصنیف کردہ کتاب حیاتِ سعید جو ستار طاہر کی وفات کے ایک سال بعد ان کے ایک دوست سعید اظہر نے شائع کی ہے کی تقریب رونمائی ہوئی۔ اس کتاب میں حکیم محمد سعید صاحب کی زندگی کے واقعات شامل کئے گئے ہیں۔ حکیم سعید حکیم ہونے کے علاوہ ایک پاکستانی سوشل ورکر بھی ہیں اور بچوں کی تعلیم میں خاص طور پر دلچسپی لینے کے لئے خاصے معروف ہیں۔ کتاب میں بتایا گیا ہے کہ حکیم سعید جب قیام پاکستان کے بعد کراچی آئے تو وہ نہایت غربت اور بے بسی کا عالم تھا۔ لیکن انہوں نے اپنے آباؤ اجداد کے پیشے میں دیانت داری کے ساتھ کام کیا جس کے نتیجہ میں وہ خاصا روپیہ کما سکے۔ اس روپیہ کا بہت سا حصہ انہوں نے ضرورت مندوں میں تقسیم کیا۔ اس کتاب میں یہ بات بھی تفصیل کے ساتھ بیان کی گئی ہے کہ حکیم سعید اور ان کے گھر والے کیسی سادگی سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اس تقریب رونمائی کا انتظام رائٹرز کلب نے کیا تھا جس کے صدر منّو بھائی ہیں جنہوں نے اس پروگرام کو پیش کیا۔ اظہر زماں جو اس کلب کے سیکرٹری ہیں نے کہا کہ وہ چاہتے ہیں کہ اس پلیٹ فارم پر سے ایسے دیگر پروگرام بھی پیش کئے جائیں۔

حکیم سعید صاحب نے حاضرین کو اپنی زندگی کے متعلق بتایا۔ انہوں نے کہا کہ وہ ایک کرائے کے گھر میں رہتے ہیں۔ اور پاکستان میں نہ ان کے پاس کوئی زمین ہے نہ کوئی گھر سوائے ان زمینوں اور عمارتوں کے جو ان کے اداروں کے پاس ہیں اور وہ سب ایک ٹرسٹ کی ملکیت ہیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کی زندگی کا مشن بچوں کو تعلیم دلانا ہی ہے۔ ان کے اندازے کے مطابق اس وقت بیس لاکھ بچے ایسے ہیں جو بنیادی تعلیم سے محروم ہیں اور مختلف گھروں میں کام کر رہے ہیں انہوں نے ضرورت مندوں اور بچوں کی خدمت کرنے کے عہد کو دہرایا اور سیاست پر نکتہ چینی کی۔

حنیف رامے جو چیف ایگزیکٹو ہیں نے کہا کہ سعید صاحب کی زندگی تمام پاکستانیوں کے لئے ایک نمونہ ہے اور ہم وہ سب کچھ کر سکتے ہیں جو انہوں نے کیا ہے بشرطیکہ ہم کوشش کریں امیر العظیم نے اس بات کا شکوہ کیا کہ ہم حکیم سعید نے جو کچھ کہا ہے اس کی پوری طرح سے پذیرائی نہیں کرتے۔ ستار طاہر کی بیگم صاحبہ نے اس بات کا مطالبہ کیا کہ ستار طاہر کی یاد میں ایک ادارہ قائم کیا جائے۔ مجیب الرحمان شامی نے کہا کہ سعید صاحب ایک ایسے انسان ہیں جو اپنے کپڑے بھی خود دھوتے ہیں۔ ان کی سادہ زندگی ناقابل یقین ہے لیکن وہ ایک حقیقت ہے کیونکہ میں نے خود دیکھا ہے۔ یہ ساری رپورٹ دی نیوز انٹرنیشنل سے لی گئی ہے جو ان کے اپنے ایک نمائندے نے اپنے اخبار کو اشاعت کے لئے بھیجی ہے۔

(ن بس)

بقیہ صفحہ 3

دل کی نفسانی خواہشات کا کوئی بھی دخل نہ ہو اس میں میرے جھوٹ کا کوئی دخل نہ ہو۔ وہ خالصۃً "سچائی" کا قدم ہو جو ترقیوں کی طرف اٹھنے والا ہو اور تیری رضا اسے حاصل رہے اور اس طرح جب میں اس مقام سے نکال کر ایک بلند تر مقام کی طرف لے جایا جاؤں تو تب بھی میری ادنیٰ تمناؤں کا اس میں کوئی دخل نہ ہو بلکہ ارفع و اعلیٰ مقاصد کے لئے تجھ سے ہی مدد مانگتے ہوئے میں آگے بڑھنے والا بنوں۔ پس یہ دعا بہت ہی کامل' جامع اور مانع دعا ہے۔ زندگی کے مختلف مراحل پر' مختلف حالات پر چسپاں ہوتی ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے' روزمرہ کے سفروں کے سوا دنیا کے ہر سفر پر جو ظاہری ہو یا روحانی ہو اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ پس دنیا کے کاروبار میں جہاں انسان بعض ملازمتیں مثلاً کرتا ہے اور ترقیاں پاتا اس وقت بھی یہ دعا کام آ سکتی ہے ورنہ بعض لوگ ترقی پاتے ہیں اور پھر ذلت کے ساتھ نکالے جاتے ہیں تو پیشتر اس سے کہ وہ ترقی حاصل کریں اگر اس دعا کو وہ اپنے حرز جان بنا چکے ہوں اور ہمیشہ اس دعا کی طرف ان کی توجہ رہے تو زندگی کا جو بھی مرحلہ پیش آئے گا' جس میں ایک حالت دوسری حالت میں تبدیل ہوتی ہے یہ دعا ان کے کام آئے گی۔

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا ص281 تا 287)

بقیہ صفحہ 4

اخبارات بھی دیکھتے ہیں۔ انہیں دوسرے اخبارات میں تفصیل کے ساتھ دنیا بھر کی خبریں جو پڑھنے کو ملتی ہیں وہ ان اخبارات نے خود حاصل نہیں کی ہوتیں۔ انہیں فراہم کی جاتی ہیں۔ ہم نے کئی دفعہ اپنے دوستوں کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کرائی ہے کہ آپ بھی اپنے اپنے علاقے کی خبر ہمیں بھیجیں کیونکہ ہم ہر جگہ پر نمائندے مقرر نہیں کر سکتے ان ایجنسیوں سے معاہدے نہیں کر سکتے جنہیں ایک خاصی رقم دے کر خبروں کی فراہمی کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ہمیں تو یہ بھی نہیں پتہ چلتا کہ لاہور کے کسی علاقہ میں کیا ہوا ہے جب تک وہاں کا کوئی دوست ہمیں اس بات کی اطلاع نہ دے۔ پس اس بات کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہئے کہ خبروں کی فراہمی کس طرح ہوتی ہے اور کون سے اخبار ایسے ہیں جو ان خبروں کی فراہمی کا انتظام کر سکتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد احمد فہیم

سرزمینِ چین 'ایک تعارف

آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک جو براعظم ایشیاء کے مشرقی حصے میں واقع ہے۔ رقبے کے لحاظ سے یہ دنیا کا تیسرا بڑا ملک ہے اس کا نمبر روس اور کینیڈا کے بعد آتا ہے۔

محل وقوع کے اعتبار سے چین کے شمال مشرق میں روس اور کوریا' شمال میں جمہوریہ منگولیا۔ جنوب مغرب میں مقبوضہ کشمیر اور پاکستان' جنوب میں بھارت' برما' تھائی لینڈ' لاؤس' اور جمہوریہ ویت نام شمال کی طرف منچوریا' جو کہ تاریخی اعتبار سے جداگانہ علاقہ ہے اسی طرح ہائی نان اور تائیوان ساحلی جزیرے ہیں۔

چین کی سرزمین کی طرح یہاں کے باشندے بھی کئی نسلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہن جنہیں چین کے اصل باشندے سمجھا جاتا ہے اصل چین اور منچوریا میں آباد ہیں یہ لوگ ملک کی آبادی کا نوے فیصد ہیں چین کے باقی باشندے ملک کے مغربی اور شمالی حصوں میں آباد ہیں ان کی اکثریت منگول' تبتی اور یوگرز لوگوں پر مشتمل ہے یہ مختلف زبانیں بولتے ہیں ترکی' منگولی اور تبتی زیادہ بولی جانیوالی زبانیں ہیں۔

روایات کے مطابق شیا (Hsia) پہلا حکمران خاندان تھا لیکن تاریخ سے پہلے جس حکمران کا ثبوت ملتا ہے وہ شانگ ہے۔ ان کے بعد چاؤ ہان تانگ' سونگ' یوآن اور منگ خاندانوں کے دور بڑے ثقافتی اور استعماری دور شمار ہوتے ہیں۔

چین کو پاکستان سے ایک سال بعد آزادی ملی یعنی 1948ء میں۔ قیام کے وقت چیانگ کائی شک پہلا آئینی صدر بنا مگر ستمبر 1949ء میں اشتراکیوں نے پورے چین پر اپنی حکومت کا اعلان کردیا اور عوامی جمہوریہ چین قائم کی جس کا دارالحکومت پیکنگ بنا جسے قوم پرست پائی منگ کہتے ہیں اور جس کا صدر ماؤزے تنگ مقرر ہوا۔ 1951ء میں ماؤزے تنگ کی جگہ لیو شاؤچی صدر بنایا گیا اور چو این لائی وزیراعظم بنا۔ صدر مملکت کے عہدے سے علیحدگی کے بعد ماؤزے تنگ کمیونسٹ پارٹی کا صدر رہا۔ اس وقت تک روس' برطانیہ اور ہندوستان اشتراکی چین کو تسلیم کرچکے تھے۔ لیکن امریکہ نے اسے 1972ء میں تسلیم کیا اور چین اقوام متحدہ کا رکن بنا۔ 1978ء میں پیکنگ کا نام بیجنگ پڑگیا۔

جہاں تک چینی زبان کا تعلق ہے بالاختصار تحریر ہے کہ چینی زبان دنیا کی قدیم ترین زبان ہے۔ تحریروں میں تین ہزار سال قبل بھی اس زبان کا ذکر موجود ہے یہ زبان ایک مستقل خاندان السنہ سے تعلق رکھتی ہے جس میں تبتی' برمی اور سیامی زبانیں شامل ہیں۔ چینی کئی بولیوں میں منقسم ہیں تحریری اور بول چال کی زبان میں بھی فرق ہے۔ تحریری کلاسیکی زبان دسویں صدی سے ایک ہی نہج پر چلی آئی ہے۔ اس میں لکھنے پڑھنے کی استعداد پیدا کرنے کے لئے کئی سال درکار ہوتے ہیں۔ بول چال کی زبان بدلتی رہتی ہے۔ چینی رسم الخط کی ابتدا تصاویر سے ہوئی۔ یعنی شروع میں مفہوم کو تصاویر کے ذریعہ سے ادا کرتے تھے پھر ان تصاویر نے علامات کی شکل اختیار کرلی اور ہر ایک علامت چیز یا خیال کے ساتھ مخصوص ہو گئی ان علامات کی تعداد 50'000 ہزار ہے جن میں سے 5000 ہزار سے لے کر 8'000 ہزار عام استعمال میں آتی ہیں۔ جبکہ 3'000 ہزار علامات روزمرہ استعمال میں آتی ہیں۔

چین میں چھانگ چیانگ (Changjing) دریا جس کی کل لمبائی 6'300 کلومیٹر ہے۔ کا شمار دنیا کے بڑے دریاؤں میں ہوتا ہے جو کہ چین کا سب سے بڑا دریا ہے۔ دنیا کے عجائبات میں سے ایک عجوبہ چین سے تعلق رکھتا ہے یعنی دیوار چین جو کہ آج سے 2'000 سال قبل تعمیر ہوئی اس کی کل لمبائی 2'500 کلومیٹر ہے یہ قدیم تہذیب کا تعمیراتی شاہکار ہے۔

اس سرزمین کے زیادہ تر لوگ بدھ اور کنفیوشنزم کے پیروکار ہیں۔ مسلمان بھی تھوڑی تعداد میں آباد ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز

مسل نمبر 30201 میں فائزہ احمد زوجہ یاور محمود احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر تقریبا 21 سال 5 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-3-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/5000 کینیڈین $ اور زیورات طلائی پچیس تولہ مالیتی۔/3750$ (اس کے علاوہ 15$ ماہوار حصہ آمد ادا کرنے کا وعدہ کرتی ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 10/1 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فائزہ احمد کینیڈا گواہ شد نمبر1 یاور محمود احمد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد طارق اسلام وصیت نمبر 20635۔

مسل نمبر 30202 میں شیخ عبدالمنان ولد شیخ محمد حسین صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ساڑھے اکتالیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-3-7 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1200$ ماہوار بصورت نجی ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 10/1 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد شیخ عبدالمنان کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمد طارق اسلام کینیڈا وصیت نمبر 20635 گواہ شد نمبر2 محمد سعید کینیڈا وصیت نمبر 10275۔

مسل نمبر 30203 میں روحی بانو زوجہ شیخ عبدالمنان قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-3-7 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ۔/15000 روپے۔ اور زیورات طلائی بیس تولہ مالیتی۔/3000$۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 10/1 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ روحی بانو کینیڈا گواہ شد نمبر1 شیخ عبدالمنان مسل نمبر 30202 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد سعید وصیت نمبر 10275۔

مسل نمبر 30204 میں امتیاز احمد راجہ ولد شریف احمد راجہ قوم راجپوت پیشہ نجی ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-3-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000$ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 10/1 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد امتیاز احمد راجہ کینیڈا گواہ شد نمبر1 حمید اللہ وصیت نمبر 27740 گواہ شد نمبر2 محمد نواز باجوہ وصیت نمبر 21316۔

مسل نمبر 30205 میں بشریٰ انور زوجہ محمد انور قوم جٹ ورک پیشہ خانہ داری عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-3-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/5000 روپے۔ 2۔ زیورات طلائی وزنی 10 تولہ مالیتی۔/1500$۔ 3۔ پلاٹ نمبر 5 بلاک نمبر 2 واقع دارالیمن ربوہ بر قبہ ایک کنال مالیتی۔/50000 روپے۔ اس کے علاوہ 30$ ماہوار ادا کرنے کا وعدہ ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/109$ ماہوار بصورت Child Banefit مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 10/1 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ انور کینیڈا گواہ شد نمبر1 محمد انور خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد سعید وصیت نمبر 10275 سیکرٹری وصایا کینیڈا۔

مسل نمبر 30206 میں محمد انیس ساجد قریشی ولد محمد محسن قریشی قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-2-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/500$ ماہوار بصورت Unemployment مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 10/1 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد انیس ساجد قریشی کینیڈا گواہ شد نمبر1 نصیر احمد خان وصیت نمبر 25522 گواہ شد نمبر2 کمال الدین حبیب وصیت نمبر 17431۔

مسل نمبر 30207 میں نسیم حامی احمد ولد ناصر احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینیڈا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 95-2-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10/1 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/250$ کینیڈین ماہوار بصورت پارٹ ٹائم ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 10/1 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نسیم حامی احمد کینیڈا گواہ شد نمبر1 نصیر احمد خان وصیت نمبر 25522 گواہ شد نمبر2 کمال الدین وصیت نمبر 17431۔

اطلاعات و اعلانات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

○ عزیزہ فرزانہ نصیر صاحبہ بنت مکرم حکیم نصیر احمد تنویر صاحب (حافظ آباد) دائیں بازو اور دائیں ٹانگ میں شدید درد کے باعث بیمار ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

○ مکرم صوبیدار عبد المنان صاحب دہلوی سابق آفیسر حفاظت خاص آج کل جوڑوں کی دردوں کی وجہ سے علیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفاء عطا فرمائے۔

مقابلہ جات سوئمنگ۔ منعقدہ

مورخہ 22-23۔ اگست

1995ء

○ مورخہ 22۔ 23۔ اگست 1995ء کو سوئمنگ پول انتظامیہ کے زیر اہتمام آل ربوہ سوئمنگ کے مقابلہ جات کروائے گئے۔ جس میں مختلف مقابلے کروائے گئے۔

اس چیمپئن شپ کا افتتاح مورخہ 22۔ اگست کو بعد عصر محترم شاہد احمد سعدی صاحب نائب ناظر امور عامہ نے کیا اور اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی محترم راجہ منیر احمد خان صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔

ان مقابلوں میں 30 اطفال 25 خدام اور 4 انصار نے شرکت کی انصار کے مقابلہ کو شائقین نے بڑی دلچسپی سے دیکھا۔ دوسرے دن کے مقابلے بعد نماز مغرب فلڈ لائٹس میں کروائے گئے۔ ان مقابلہ جات کی ویڈیو فلم خدام الاحمدیہ پاکستان کے شعبہ سمعی بصری نے تیار کی۔ تقریب کے آخر پر محترم صدر خدام الاحمدیہ پاکستان نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے۔

شائقین کی بھاری تعداد دونوں دن کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی کے لئے سوئمنگ پول پر آتی رہی۔

ان مقابلہ جات کے انعقاد میں مجلس صحت نے مالی و دیگر تعاون کیا۔

اللہ تعالیٰ تمام منتظمین اور کارکنان کو جزائے خیر دے جنہوں نے ان مقابلہ جات کو کامیاب کروانے میں تعاون کیا۔

(انچارج سوئمنگ پول۔ ربوہ)

ایک وضاحت

میرا خاندان یا ہمارا خاندان سے بظاہر یوں لگتا ہے کہ شجرہ نسب درج کیا جا رہا ہے یعنی خاندان کے ہر بڑے چھوٹے کا نام ہر مرد عورت کا نام اور ہر بچے کا نام۔ لیکن میرا خاندان یا ہمارا خاندان سے یہاں مراد یہ ہے کہ ہمارے خاندان میں کون کون سے بزرگ ہو گذرے ہیں اور کن کن افراد نے وقف زندگی میں حصہ لیا ہے۔ یا مربی بنے ہیں یا جماعتی طور پر کسی عہدے پر رہے ہیں۔ اگرچہ یہ افراد خاندان کا ایک چھوٹا سا حصہ ہی ہوں گے لیکن اس میں کیا شک ہے کہ یہ حصہ ہر خاندان کا فخر ہے اور ہمارے ان مضامین میں جو احباب الفضل کے لئے لکھ رہے ہیں انہی افراد کا ذکر ہے۔ ورنہ تو اگر شجرہ نسب لکھا جائے تو ہر شخص کا نام لکھنا پڑے۔ بڑوں کا بھی چھوٹوں کا بھی۔ عورتوں کا بھی۔ مردوں کا بھی۔ بچوں کا بھی۔ نوجوانوں کا بھی۔ غرضیکہ جیسے شجرہ نسب ہوتے ہیں ویسے ہی تمام نام لکھنے پڑیں گے۔ لیکن یہ مضمون جو احباب لکھ رہے ہیں۔ اس سے یہ غرض نہیں ہے۔

بعض دوستوں نے کہا ہے کہ ان کا نام شامل نہیں کیا گیا۔ ٹھیک ہے وہ خاندان سے تعلق تو رکھتے ہیں۔ لیکن انہوں نے وقف بھی نہیں کیا ہوا۔ وہ مربی بھی نہیں ہیں اور جماعت نے انہیں کسی کام پر بھی نہیں لگایا ہوا۔ یعنی اعزازی طور پر۔ اس لئے ان کا نام درج نہیں کیا گیا۔ کسی کا نام درج نہ کئے جانے کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس بہن یا بھائی کے متعلق پوری معلومات حاصل نہیں ہیں۔ اگر کوئی نام رہ گئے ہوں آپ ادارہ الفضل کو توجہ دلا سکتے ہیں۔ وہ نام یقیناً شامل کر لئے جائیں گے۔ اپنے نام کے ساتھ اپنے کوائف ضرور تحریر کریں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ہفتہ 16- ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 درس حدیث۔ انگریزی
4-00 بوسنیا ڈیسک۔ بوسنین احباب سے حضرت امام جماعت احمدیہ کی ملاقات۔ بیت الرشید۔ ہمبرگ جرمنی 31 مئی 1995ء حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 چلڈرنز کارنر۔ بچوں کی مکرم عطاء المجیب صاحب راشد سے ملاقات
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
پروگرام از جرمنی
7-40 قصیدہ
7-50 لقامع العرب
8.50 کل کے پروگرام

اتوار 17- ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 درس حدیث بمع انگریزی ترجمہ
4-00 یوروفائل
اے لیٹر فرام لندن از امیر صاحب برطانیہ
4-30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
5-00 خبریں
5-30 چلڈرنز کارنر۔ آیئے عبادت سیکھیں۔ از عطاء المجیب صاحب راشد
6-00 ملاقات
7.45 قصیدہ
7.50 لقامع العرب
8.50 کل کے پروگرام

سوموار 18- ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 درس ملفوظات
4-00 یوروفائل
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر 19۔ حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
سپین کا ایک دورہ
6-00 نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھی سبق نمبر 26
دوبارہ ٹیلی کاسٹ
7.00 نظم
7.05 دلبر میرا یہی ہے از مکرم چوہدری ہادی علی صاحب
7.30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
پروگرام از جرمنی
لقامع العرب
8.00 لقامع العرب
8.50 کل کے پروگرام

منگل 19- ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 سیرۃ النبی ﷺ
4-00 طبی معاملات
از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر 20 حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل
المائدہ۔ کھانا پکانے کا پروگرام
6-00 نیچرل کیور۔ ہومیوپیتھی کلاس نمبر 27
دوبارہ ٹیلی کاسٹ
7.00 نظم
7.10 کینیڈا اسپیکس ٹیک ٹاک
7.50 لقامع العرب
8.50 کل کے پروگرام

بدھ 20- ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 درس حدیث
4-00 یوروفائل
انڈونیشیا کی خواتین سے انٹرویو
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر 20 حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل
کپڑے سینے کی کلاس
6-00 کلام الٰہی کلاس۔ ترجمہ کلام الٰہی
کلاس نمبر ۲۵
7.00 نظم
7.05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
7:30 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
سیرۃ رفقاء حضرت بانی سلسلہ
سیرۃ حضرت مفتی محمد صادق صاحب
7.50 لقامع العرب
8.50 کل کے پروگرام

جمعرات 21- ستمبر 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 درس ملفوظات
4-00 طبی معاملات۔ فرسٹ ایڈ
از ڈاکٹر مجیب الحق خان صاحب
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھئے
سبق نمبر 21 حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب
6-00 کلام الٰہی کلاس۔ ترجمہ کلام الٰہی
کلاس نمبر ۲۶ دوبارہ
7.00 نظم
7.05 احمدیہ ٹی وی ورائٹی
کوئز پروگرام۔ ہجری شمسی تبوک
7.30 چلڈرن کارنر۔ ترتیل کلام الٰہی
سبق نمبر 9
7.50 لقامع العرب
8.50 کل کے پروگرام

ضروری اعلان

○ ایڈیشنل نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن۔ وقف عارضی) ربوہ کے دفتر میں فی الحال فون نہیں تاہم بوقت ضرورت فون نمبر 212057 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے جو ہمارے ہمسایہ دفتر نظارت اشاعت کا ہے۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن و وقف عارضی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 14- ستمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 27 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 38 درجے سنٹی گریڈ

○ جونیجو مسلم لیگ کے رکن اور پی ڈی ایف کے امیدوار سردار عارف نکئی پنجاب کے نئے وزیر اعلیٰ بن گئے ہیں۔ ان کے مقابلے میں مسلم لیگ (ن) کے پرویز الٰہی مقابلے سے دستبردار ہو گئے اس طرح سردار عارف نکئی کا انتخاب بلا مقابلہ عمل میں آیا۔ تاہم پنجاب اسمبلی کے سپیکر مسٹر محمد حنیف رامے نے ووٹنگ کرائی نو منتخب وزیر اعلی کے حق میں پنجاب اسمبلی کے ۱۵۲۔ اراکین نے ووٹ دیئے۔ اپوزیشن کے ارکان نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ بعد ازاں وزیر اعلی نے اپنے عہدے کا حلف اٹھا لیا۔ گورنر پنجاب راجہ سروپ خان نے ان سے حلف لیا۔ اس طرح سے پنجاب میں گورنر راج ختم کر دیا گیا اور اسمبلی اور حکومت بحال کر دی گئی ہے۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن اور محکمہ ہوم گورنر کے زیر کنٹرول ہوں گے۔ انہوں نے اعلان کیا آج مخالفین کے لئے روز حشر ہے۔ اپوزیشن پی ڈی ایف میں دراڑ نہیں ڈال سکی۔ انہوں نے کہا کہ پی ڈی ایف مزید مضبوط ہو گی انہوں نے کہا کہ منظور وٹو بد قسمت ہیں کہ حکومت نہ چلا سکے۔

○ نئے وزیر اعلیٰ کو جو ۱۵۲ ووٹ ملے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے۔ پیپلز پارٹی ۹۷ جونیجو لیگ ۳۰' مسلم لیگ ن ۱۰' اقلیتی ۸' سپاہ صحابہ ۲' پی ڈی پی ۲' اور آزاد ۳۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ ہم نے پنجاب کی وزارت اعلیٰ کا معرکہ جیت لیا ہے۔ سچ جیت گیا ہارس ٹریڈنگ اور فسطائیت کو شکست ہوئی۔ انہوں نے کارکنوں سے کہا کہ وہ مڈٹرم الیکشن کی تیاری کریں۔ انہوں نے کہا کہ بلند بانگ دعوے کرنے والوں کا حشر اللہ تعالیٰ نے برا کیا ہے۔ انہیں نیچا دکھایا ہے اور ہمیں سرخرو کیا ہے ہم نے اقتدار کی ہوس ایک طرف رکھ کر اصولی سیاست کی ہمارے جان نثار ساتھیوں کے قدموں میں لغزش نہیں آئی ہمارے جن چار پانچ ارکان نے بے وفائی کی ان کے بیوی بچے بھی انہیں قبول نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم وزیر اعلیٰ کے اختیارات کی واپسی کے لئے جدوجہد کریں گے۔

○ پنجاب کا نیا وزیر اعلیٰ عملاً بے بس ہو گا۔ پولیس اور سول سروس یعنی ڈی سی۔ کمشنر اور اہم ترین افسران کے تقرر و تبادلے کا اختیار وزیر اعلیٰ کے پاس نہیں ہو گا۔ رولز میں نرمی کا اختیار بھی گورنر کے پاس ہو گا۔

○ مسلم لیگ (ج) کے مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے کہا ہے کہ ہاں! وزیر اعلیٰ کمزور ہو گا لیکن حکومت مستحکم رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ عارف نکئی کی کامیابی پی ڈی ایف اتحاد کا نتیجہ ہے انہوں نے کہا میں مسلم لیگ کے اتحاد کے حق میں ہوں لیکن یہ اختلافات کو اصولوں کی بنیاد پر ختم کئے جانے کے بعد ہی ممکن ہے۔

○ نئے وزیر اعلیٰ مسٹر عارف نکئی نے کہا ہے میں وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور اپنی پارٹی کے صدر حامد ناصر چٹھہ کے احکامات مانوں گا۔ انہوں نے اپوزیشن کا بھی شکریہ ادا کیا۔ انہوں کہا کہ میرے دروازے سب کے لئے کھلے رہیں گے پی ڈی ایف کے ارکان اسمبلی کو کبھی بھی شکایات کا موقع نہیں دوں گا۔ سب کا خیال رکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا میں پیپلز پارٹی کے کارکنوں کا بھی خیال رکھوں گا مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وٹو اتحاد کیوں قائم نہ رکھ سکے۔ انہوں نے کہا کہ منظور احمد وٹو میرے محسن ہیں۔ پنجاب میں ان کے خلاف کوئی کیس نہیں۔ ان کے خلاف ایف آئی اے نے مقدمات درج کئے ہیں جن کے بارے میں وزیر اعظم ہی فیصلہ کریں گی۔ انہوں نے کہا کہ میرا سیاسی خاندان سے تعلق ہے میں کبھی یہ نہیں بھولوں گا کہ میں ایک ایم پی اے ہوں۔

○ پنجاب کے نئے وزیر اعلی سردار محمد عارف نکئی کا تعلق قصور سے ہے وہ پتوکی سے صوبائی حلقہ ۱۵۰ سے ۱۹۸۵ء سے مسلسل منتخب ہوتے چلے آ رہے ہیں۔ ان کے وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر پتوکی میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ شہر میں جشن منایا گیا۔ وہ میاں نواز شریف اور پھر میاں منظور وٹو کی کابینہ میں وزیر رہے۔ پتوکی شہر میں لوگوں نے گولے چھوڑے مٹھائیاں بانٹیں اور بھنگڑا ڈالا۔

○ مسٹر عارف نکئی آٹھ بہنوں کے اکیلے بھائی ہیں۔ گھر میں پردہ کی سخت پابندی کی جاتی ہے۔ ذات کے اعتبار سے جاٹ ہیں ان کی اہلیہ نے کہا کہ وزیر اعلیٰ کی بیوی کی حیثیت سے میں ایسی محفلوں میں شرکت نہیں کروں گی جہاں مرد بھی شریک ہوں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے ہم نے جو چاہا وہ ہو گیا۔ مبارک بادیں کیوں نہ وصول کروں۔ تینوں صوبوں میں با اختیار وزیر اعلیٰ ہیں پنجاب سے امتیازی سلوک برداشت نہیں کریں گے۔

○ قائد حزب اختلاف پنجاب اسمبلی مسٹر پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ ہم نے پنجاب میں پیپلز پارٹی کا راستہ روک دیا ہے۔ اور مسلم لیگ کے اتحاد کی بنیاد رکھ دی ہے انہوں نے کہا کہ نئے وزیر اعلیٰ کے حقوق پر سب سے پہلا ڈاکہ پیپلز پارٹی نے شب خون مار کر لیا ہے۔ ان سے جو اختیارات چھین کر گورنر کے سپرد کئے گئے ہیں عارف نکئی سب سے پہلے وہ اختیارات واپس لیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نے پیپلز پارٹی کو سیاسی میدان میں حیران کن شکست دے دی ہے۔

○ پنجاب اسمبلی اجلاس کے دوران اپوزیشن کے مسٹر انعام نیازی مسلسل پیپلز پارٹی والوں پر طنز کرتے رہے۔ انہوں نے پیپلز پارٹی کے جنرل سیکرٹری شیخ رفیق کو طنز کرتے ہوئے کہا شیخ صاحب میں افسوس کرنے آپ کے گھر آؤں گا۔

○ سردار عارف نکئی کے وزیر اعلیٰ منتخب ہونے کے بعد مسلم لیگ (ن) کے ارکان نے مسٹر حامد ناصر چٹھہ صدر مسلم لیگ (ج) کو مبارک بادیں دیں۔

○ پنجاب اسمبلی کے باہر پولیس اور پیپلز پارٹی کے کارکنوں کے درمیان جنگ ہوئی پولیس نے لاٹھی چارج کیا کارکنوں نے پولیس کا مقابلہ کیا اور دست بدست مقابلہ کیا۔ کارکنوں کی اسمبلی کے سیکیورٹی سٹاف سے بھی زبردست ہاتھا پائی ہوئی۔ پولیس کے خلاف نعرے بازی کی گئی۔ ایک ایس ایچ او کو بھاگ کر جان بچانا پڑی۔ ایک تھانیدار کی وردی پھاڑ دی گئی۔

○ پنجاب کے سابق وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ مسلم لیگی کے وزیر اعلیٰ منتخب ہونے پر مجھے خوشی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی نے یہ سارا بحران ہوم اور ایس اینڈ جی اے ڈی کے محکمے لینے کے لئے پیدا کیا۔

○ کلرکوں نے بچوں سمیت سڑکوں پر مظاہرہ کیا۔ اسمبلی ہال کے باہر زبردست لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس پھینکی گئی۔ متعدد بچوں اور کلرکوں کو زخم آئے۔ ایک ایس پی زخمی ہو گئے۔ پنجاب اسمبلی کے باہر سڑک میدان کارزار بنی رہی۔ پولیس اہلکار کلرکوں کے ٹرک کو گھیر کر لاٹھیاں برساتے رہے۔

○ کلرکوں کی تنظیم کے تحت سیالکوٹ' ساہیوال' راولپنڈی' فیصل آباد' پاکپتن' گوجرانوالہ' گجرات اور سرگودھا سمیت کئی شہروں میں جلسے کئے گئے جلوس نکالے گئے اور بھٹو کے مزار پر ماتم کیا گیا۔ کلرکوں نے پولیس پر خشت باری کی۔ جس کے جواب میں پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ کلرکوں نے اعلان کیا ہے کہ اب وہ لانگ مارچ کریں گے اور اپنے مطالبات تسلیم ہونے تک جدوجہد جاری رکھیں گے۔

نصرت جہاں اکیڈمی
کی کتب جلد شدہ و کاپیاں اور بستے
رعایتی قیمت میں خریدیں۔

رؤف بکڈپو
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون 212297

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب
فون ـــ ۶۴۳

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش اینٹنا خریدنے کے لئے
قیمت ۹۰۰۰/- ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21- ہال روڈ لاہور
فون : 7226508 - 7125089
7235175 - 7355422

اٹھرا کی کامیاب
مرض علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
مشہور دواخانہ
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ
گوجرانوالہ
فون 0431-254834
فیکس 0431-219065

تریاق اٹھرا 20/- ' 40/- ' 200/-
نورِ نظر کورس 625/-
اکسیر معدہ 10/- ' 20/-
قندِ شفاء 2/- ' 15/-
زود جامِ عشق 30 گولی 300/-
خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون : 211538 - 4524